© rasailojaraid.com

ادبیات

ہدیۂ عقیدت بدرگاہ سرورِ کائناتؐ

جناب احسان دانش

تو نے جہاں چراغِ صداقت جلائے ہیں
صدیوں کی تیرگی کے قدم ڈگمگائے ہیں

ماہ و نجوم ہیں ترے ممنونِ گردِ راہ
خالق نے تیرے نازِ نبوت اٹھائے ہیں

صد تحفۂ درود کے شایاں ہے تیری ذات
تجھ پر سلام عرشِ معظم سے آئے ہیں

تیرے غلام جا کے کھڑے ہو گئے جہاں
خضر و مسیح بڑھ کے اسی صف میں آئے ہیں

عقبیٰ بھی ہے وفورِ بصیرت کا اک مآل
باغِ بہشت، تیری محبت کے سائے ہیں

اصنام کانپ کانپ کے سجدوں میں گر پڑے
تو نے جب آ کے پرچمِ وحدت اڑائے ہیں

تیرے اصول، تیرے نشاں، تیری راہ پر
جو قافلے چلے وہی منزل پہ آئے ہیں

اللہ رے خلق، درپئے آزار تھے جو لوگ
تو نے بصد خلوص گلے سے لگائے ہیں

تیری گلی کی خاک میسر ہوئی جنھیں
تاجِ شہی کو کب کسی خاطر میں لائے ہیں

تو رحمتِ تمام ہے عالم کے واسطے
عالم تمام تیری شہادت کو آئے ہیں

اُن کو نہ قبر کا کوئی خطرہ نہ حشر کا
تیری پیمبری پہ جو ایمان لائے ہیں

حصے میں آئی ہے ترے تکمیلِ آگہی
تو نے حیاتِ نو کے طریقے سکھائے ہیں

فانوس دے دیئے ہیں خیال و شعور کو
یکسر دیارِ قلب و نظر جگمگائے ہیں

تیری نظر پہ فاش تھے اسرارِ آب و گل
ذروں کو تو نے مہر و کواکب بنائے ہیں

مسدود کر کے موت کی ظلمت کے راستے
انوارِ زندگی میں سفینے بڑھائے ہیں

بندے بقیدِ ہوش خدا کہہ اُٹھے تجھے
ایسے بھی بعض وقت عقیدت میں آئے ہیں

اُتری ہے تجھ پہ عرش سے وہ آخری کتاب
جس میں حیات و موت کے قضیے چکائے ہیں

تو نے دلوں سے زنگ اتارے ہیں اس طرح
پتھر تھے آئینوں کی طرح جگمگائے ہیں

ہر شعبۂ حیات کو دے دے کے وسعتیں
دولت سرائے وقت سے پردے اُٹھائے ہیں

میری دعائے خیر میں دانش وہ ہیں شریک
جو میرے آنسوؤں پہ کبھی مسکرائے ہیں

© rasailojaraid.com